سوال

(76) باآواز بلند آمین کہنے کے دلائل

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہمارے علاقہ (چکوال) میں کوئی اہل حدیث عالم نہیں ہے۔ حنفی علما سے مختلف مسائل کے متعلق گفتگو ہوتی رہتی ہے ہمیں باآواز بلند آمین کہنے کے دلائل درکار ہیں، پھر اس مسئلہ پر چند ایک اعتراضات ہیں ان کا بھی جواب دیں حوالہ جات کی وضاحت ضرور کریں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو جس شخص کی آمین فرشتوں کی آمین کے موافق ہوگی تو اس کے سابقہ تمام گناہ معاف کردیے جاتے ہیں۔'' [صحیح بخاری، الاذان: ۷۸۰]

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ''اس سے ثابت ہوا کہ امام اونچی آواز سے آمین کہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقتدی کو امام کی آمین کے ساتھ آمین کہنے کا حکم اسی صورت میں دے سکتے ہیں جب مقتدی کو معلوم ہو کہ امام اونچی آواز سے آمین کہہ رہا ہے۔ کوئی عالم تصور نہیں کرسکتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقتدی کو امام کی آمین کے ساتھ آمین کہنے کا حکم دیں جبکہ وہ اپنے امام کی آمین کو نہ سن سکے۔'' [صحیح ابن خزیمہ، ص: ۲۸۶ ج ۱]

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے سنا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ''غیر المغضوب علیہم ولا الضالین'' پڑھا تو آپ نے باآواز بلند آمین کہی۔ [ابوداؤد، الصلوٰة: ۹۳۲]

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جہری نماز میں امام اور مقتدیوں کو آمین باآواز بلند کہنا چاہیے اور جب آہستہ قراء ت ہو تو آمین بھی آہستہ کہی جائے جبکہ وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی ایک روایت کے الفاظ ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آمین کہتے وقت اپنی آواز کو پست رکھا۔ [مسند امام احمد، ص: ۳۱۶ ج ۴]

واضح رہے کہ آمین کا آغاز پہلے امام کرے گا اس کی آواز سنتے ہی تمام مقتدی باآواز بلند کہیں گے امام سے پہلے یا بعد میں اونچی آمین کہنا درست نہیں ہے لیکن اگر امام باآواز بلند آمین نہ کہے تو مقتدی حضرات کو اونچی آواز سے آمین کہہ دینا چاہیے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت امام کی اقتدا پر مقدم ہے۔

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما اور ان کے مقتدی اتنی بلند آواز سے آمین کہا کرتے تھے کہ مسجد گونج اٹھتی تھی۔ [صحیح بخاری تعلیقاً]

عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ تابعی کہتے ہیں کہ میں نے دو سو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دیکھا کہ وہ بیت اللہ میں جب امام ''وَلَا الضَّآلِّيْنَ'' کہتا تو سب بلند آواز سے آمین کہتے تھے ۔ [سنن بیہقی، ص : ۵۹ ج ۲]

اب باآواز بلند آمین کہنے پر سائل نے جو اعتراضات کیے ہیں ان کا مختصر جواب دیا جاتا ہے ۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے باآواز بلند آمین کہنے کا عنوان قائم کیا ہے لیکن اونچی آمین کہنے کے متعلق کوئی صحیح مرفوع حدیث نہیں پیش کی ۔ ہم نے آمین اونچی کہنے کے دلائل میں جو پہلی حدیث پیش کی ہے وہ امام بخاری رحمہ اللہ کی پیش کردہ ہے ، وہ ملاحظہ کریں اور اس کے متعلق امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کی وضاحت پڑھ لیں ۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ''تم اپنے رب کو عاجزی کرتے ہوئے اور چپکے چپکے پکارو ۔'' [۷/الاعراف : ۵۵]

اس آیت کے پیش نظر پسندیدہ دعا وہ ہے جس میں عاجزی اور آہستگی ہو ۔ آمین بھی ایک دعا ہے ، اس لئے اسے آہستہ کہنا چاہیے ۔

ہم اہل حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معیار مانتے ہیں جہاں آپ نے آہستہ دعا کی ہے وہاں آہستہ اور جہاں باآواز بلند دعا کی ہے وہاں اونچی آواز سے دعا کرتے ہیں ۔ آمین کے متعلق احادیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے جاں نثار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم باآواز بلند کہتے تھے ، اس لئے آمین کو باآواز بلند کہنا چاہیے ۔ یہ حضرات خود بھی آیت کے خود ساختہ مفہوم کے خلاف بلند آواز سے دعائیں کرتے ہیں جہری نمازوں میں سورۂ فاتحہ اونچی آواز سے پڑھتے ہیں جو ایک دعا ہے ، پھر نماز کے بعد بھی باآواز بلند دعا کرتے ہیں ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تعلیم دیتے کہ جب امام تکبیر کہے تو تم بھی کہو اور جب وہ ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا لک الحمد کہو ۔ [صحیح مسلم ، الصلوٰۃ : ۹۳۲]

چونکہ ''اللّٰھم ربنا لک الحمد'' آہستہ کہا جاتا ہے ۔ اس لئے آمین بھی آہستہ کہنی چاہیے کیونکہ دونوں کے لئے ایک جیسے الفاظ ہیں ۔

''ربنا لک الحمد'' اور آمین کہنے میں کوئی قدر مشترک نہیں ہے کہ دونوں کا حکم ایک ہو ۔ آمین کے متعلق صحیح روایات میں ہے کہ اسے باآواز بلند کہنا چاہیے ، پھر ''ربنا لک الحمد'' کے متعلق باآواز بلند کہنا بعض روایات سے ثابت ہے ، جیسا کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ''ربنا لک الحمد'' کہا تو آپ نے فرمایا کہ ''ابھی بولنے والا کون تھا ؟'' صحابی نے جواب دیا کہ میں نے یہ کلمات کہے تھے آپ نے فرمایا کہ ''میں نے تیس سے زیادہ فرشتوں کو دیکھا کہ وہ ایک دوسرے پر سبقت کر رہے تھے کہ اس عمل کو پہلے کون لکھے ۔'' [صحیح بخاری ، الاذان : ۷۹۹]

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ربنا لک الحمد باآواز بلند بھی کہا جاسکتا ہے ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ امام تین چیزیں آہستہ کہے ، تعوذ ، تسمیہ اور آمین (محلیٰ ابن حزم) محلیٰ ابن حزم کے حاشیہ میں لکھا ہے کہ اس روایت میں ابو حمزہ میمون الاعور نامی ضعیف اور متروک ہے ، نیز علامہ زیلعی حنفی اس راوی کے متعلق کہتے ہیں : دار قطنی نے اسے ضعیف کہا ہے ۔ امام احمد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ یہ متروک الحدیث ہے امام ابن معین کہتے ہیں کہ اس کی کوئی حیثیت نہیں ۔ امام نسائی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ ثقہ نہیں ہے ۔ [نصب الرایہ ، ص : ۳۷۰ ج ۲]

ایک اعتراض یہ بھی کیا جاتا ہے کہ اونچی آمین کہنا حاضرین کی تعلیم کے لئے 'ایک آدھ دفعہ'' حاضرین کو بتا دیا کہ سورۂ فاتحہ کے بعد خاموشی والے لمحات میں یہ کلمہ کہا کرو ۔ ہم بھی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے لئے معلم کی حیثیت رکھتے ہیں آپ نے ہمیں تعلیم دی ہے کہ خاموشی کے لمحات میں باآواز بلند آمین کہا کرو ۔ ہم اس پر عمل پیرا ہیں ۔ لیکن جو لوگ اس طرح کی موشگافیاں پیدا کرتے ہیں کبھی انہیں زندگی میں ایک آدھ مرتبہ اونچی آواز سے آمین کہنے کا موقع ملے گا ؟ اللہ تعالیٰ ہمیں سنت پر عمل کرنے کی توفیق دے ۔

هذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:120